رجسٹرڈ نمبر ایل ۲۰۳۷

نمشی مشکور علی صاحب علوی
بجنور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حب وطن از ملک سلیمان خوشتر — خار وطن از سنبل و ریحان خوشتر
یوسف کہ بمصر بادشاہی میکرد — میگفت گدا بودن کنعان خوشتر

کاکوری اخبار
ہفتہ وار دہ روزہ

سالانہ	۴/
ششماہی	۱/٢

جلد ۶ | کاکوری یکشنبہ ۱۶ جولائی ۱۹۳۹ء مطابق ۲۷ جمادی الاول ۱۳۵۸ھ | نمبر ۶

ادبیات

(منشی عبدالکریم صاحب سخن کاکوری)

بڑھو عرش سے سیر کی لامکاں تک — ہم اک پل میں پہونچے کہاں سے کہاں تک

مجھے حیرت کہ جسکا مکاں لامکاں ہے — نہیں اس سے خالی ہے کوئی مکاں تک

مرا دل بھی کچھ کم نہیں جام جم سے — نظر آتے ہیں اس میں دونو جہاں تک

نہ جانے صبا نے خبر کیا اڑائی — کہ ہے بدگماں گل سے اب باغباں تک

کروں شکوۂ جور صیاد کیوں کر — قفس میں مری بند کردی زباں تک

ابھی آہ نکلی نہ تھی کوئی دل سے — کہ شعلے بھڑکنے لگے آسماں تک

نکالی ہے وہ آج تیغ ادا نے — ہجھک دیں باقی جو تھی امتحاں تک

مرا ملک نقش پا ہو کر دن الجھ سے — مقدر جو لیجائے اس آستاں تک

اسیر ونگی غیرت کو صیاد دیکھا — قفس جل گیا پر نہ نکلی فغاں تک

ہمیں قید کرکے یہ صیاد بولا — کہ حرف شکایت نہ آئے زباں تک

قفس میں مصیبت کچھ ایسی اٹھائی — کہ اب یاد ہم کو نہیں آشیاں تک

سخن کو کہاں شعر کہنے کا یارا — کہ حاصل نہیں اسکو حسن بیاں تک

وہ کون ہے؟

موسم بہار میں ــــ جھکے ہوئے پھولوں پر ــــ شہد کی مکھیاں ــــ کس کی یاد میں بیقرار ہو کر بھنبھناتی ہیں؟

وہ کون ہے؟

جس کی یاد ــــ باد صبا کی پھوٹی ہوئی سانس کو ــــ روک دیتی ہے ــــ اور سحر کار آسمانوں کو ــــ نقش و نگار سے آراستہ کرتی ہے ــــ

وہ کون ہے؟

جسکی سانس درختوں پھولوں اور گھاس کو ــــ خوشبو سے بھر دیتی ہے ــــ جسکا خیال ذروں کو ــــ فضا میں مصروف رقص رکھتا ہے ــــ

وہ کون ہے؟

جسکی لہراتی ہوئی سرخ قبا ــــ صبح و شام ــــ مشتاق نگاہوں میں دنیا پر تو ڈالتی ہوئی گذرتی ہے! ــــ آہ اے میرے پیارے محبوب ــــ اگر تو کبھی ظاہر نہ ہوگا ــــ تو تیرے یہ حسن کے پردے کیسے ہیں؟ ــــ تیری پازیبوں کی جھنکار ــــ ہر جگہ کیوں سنائی دیتی ہے ــــ اسکا سحر کیوں نہیں ٹوٹتا ــــ اس شور میں ــــ میں ہمیشہ بھول جاتا ہوں ــــ کہ تیرا تخت ــــ میرے دل میں ہے ــــ

(مشتاق کاکوروی)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

کاکوری اخبار

جلد ... | کاکوری یکشنبہ ۱۶ جولائی ۱۹۳۹ء | نمبر ۶

سبق آموز پیغام

ترکی حکومت نے اپنی زندگی اور ترقی کے لئے جو کچھ کیا اور کر رہی ہے وہ آپ نے دیکھا اور دیکھ رہے ہیں۔ اب آپ یہ دیکھئے کہ ہم مسلمانان ہندوستان اپنی زندگی اور ترقی کے لئے کیا کیا کام کر رہے ہیں؟ ہمارے پیش نظر صرف جنگ ونفاق ہے۔ مذہب کا ہر میدان جنگ کا اعلان ہے۔ اور سیاست کی ہر راہ نفاق وفساد کی خلیج۔ ہماری مسجدوں میں جنگ۔ بات بات پر فتوی بازی، تکفیر ہے فرقہ بندی ہے۔ ایک کہتا ہے میں بہشتی ہوں دوسرا کہتا ہے میں بہشتی ہوں۔ ایک کہتا ہے کہ میں مسلمان اور باقی سب کافر۔ دوسرا کہتا ہے میں حق پرست اور باقی ساری قوم حق سے بے بہرہ۔ فرمائیے! ہم مسلمان جو اس وقت اپنی ساری قوت نفاق، فرقہ بندی، غرور، حسد، عناد، تخریب وتفسیق میں صرف کر رہے ہیں۔ کیونکر کامیاب ہونگے۔ اور زندگی اور ترقی کی راہ کیونکر نکال سکیں گے۔

مسلمانوں کو سمجھنا چاہیئے کہ قوم کی ترقی کا اصل پروگرام یہ ہے کہ اسے تہذیب واخلاق، عزم واستقلال، تعلیم اور صنعت وتجارت کا مالک بنایا جائے۔ قومیں شور کرنے سے زندہ نہیں ہوا کرتیں۔ بلکہ اخلاق، اتحاد، تعلیم، تجارت اور صنعت وحرفت کے میدانوں پر قبضہ کرنے سے زندہ ہوا کرتی ہیں۔

بیشک لازمی تعلیم، صنعت وحرفت اور تجارت نہایت ہی قدیم الفاظ ہیں اور عوام کو ان الفاظ میں کوئی جدت بلندی اور عظمت نظر نہیں آتی لیکن فی الحقیقت یہی سرسری اور معمولی الفاظ موجودہ زمانہ میں تمام سیاسی اور مادی ہی نہیں بلکہ دماغی اور روحانی برتری کی بھی بنیاد ہیں۔ انہی چیزوں نے جاپانی قوم کو قوت پرواز بخشی۔ انہی چیزوں نے امریکہ کو کائنات کی خوشحالیوں اور شوکتوں کا مرکز بنا دیا۔ انہیں چیزوں کے لئے چین کے میدان خون سے رنگین ہو رہے ہیں۔ مسلمانوں نے آجتک ان چیزوں کی حقیقی اہمیت کا احساس نہیں کیا۔ اور یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ یورپ کے چند بنیئے جب اپنی دقیق صنعتوں اور وسیع کاروبار کے ساتھ میدان عمل میں نکلے تو اسلامی شوکتیں انکے سیلاب میں بہ گئیں اور ہندوستان کے چند ساہوکار جب اپنے ہی کھاتوں کو لیکر میدان میں آگئے تو ہندوستانکی شاہی قوم کے پاس قلندری، بیماری اور غربت وافلاس کے سوا کوئی چیز باقی نہ رہی۔ لیکن اب جبکہ مسلمانوں کی آنکھیں کھل چکی ہیں۔ اور انھوں نے تعلیم، تجارت اور صنعت وحرفت کی طرف قدم بڑھایا ہے اور وہ اپنے علاقوں کو تیغ آزماؤں سے زیادہ یورپین صناعوں اور تاجروں کی غارتگری سے بچانے لگ گئے ہیں تو مسلمانوں کے مبتلائے زوال ووبال رہنے کی کوئی وجہ نہیں معلوم ہوتی۔ اصل ضرورت یہ ہے کہ مسلمان ترقی اور عروج ونیز زندگی کے اصلی اور فرضی مسائل میں تمیز کریں۔ رفع یدین اور آمین بالجہر کے جھگڑے ختم اور اسی قسم کے دوسری فروعی بحثیں اور اختلافات جو زندگی کے اصولی مسائل نہیں ہیں اور نہ ان مسائل اور ضمنی باتوں سے کوئی قوم زندہ ہو سکتی ہے اور نہ مر سکتی ہے۔ اصل چیز توحید، عبادت، اتحاد، رواداری، نظام، مشورہ، تعلیم، آزادی، تجارت وصنعت وحرفت ہے جب آپ ان سچائیوں پر عمل کریں گے تو آپ کی موجودہ غریبی اور تنگی وتلخی کی ساعتیں چند ہی روز میں ختم ہو جائینگی۔ ضرورت یہ ہے کہ ہم اسلام کی بنیادی اور اصولی سچائیوں پر عمل پیرا ہوں۔

مذکورالصدر اقتباسات "معجزۂ ایمان" کے ایک مضمون سے لئے گئے ہیں۔ جنکی جانب ہم اہل وطن کو خصوصیت سے توجہ دلاتے ہیں کہ وہ بغور پڑھیں۔ اور الفاظ کی گہرائیوں تک پہونچکر عملی نمونہ پیش کریں۔

(بقیہ صفحہ ۶ کالم ایک ملاحظہ ہو)

لڑکیاں حیران ہوتی ہیں۔ موتی ایبن آباد کے جوہریوں کو دکھایا جاتا ہے۔ ایک لاکھ تک قیمت لگتی ہے۔ لڑکیوں کے والدین اسے پرکھوانے کے لئے پیرس بھیجتے ہیں۔ یقین ہے کہ ۱۵ ہزار پاؤنڈ تک قیمت لگے گی۔ چونکہ لڑکیوں کو پورا یقین ہے کہ بجز دولت کی خدمت کا معاوضہ خدا نے ہمیں دیا ہے اسلئے انکا ارادہ ہے کہ اس رقم سے غریبوں اور بیواؤں کے لئے مفت اسپتال بنائیں اور باقی روپیہ سے ایک عمارت بنائیں لہذا جو کوئی اسپتال کی بہترین عمارت کا نقشہ بھیجے گا انعام میں پانسو روپیہ پائے گا۔

نقوش

ریلوے گیٹ:۔ جدید ریلوے گیٹ کی تیاری کے وقت یہ یقین دلایا گیا تھا کہ جو دقتیں اس وقت سواریوں کو ہوتی ہیں کہ گھنٹوں پھاٹک کے کھلنے کے انتظار میں کھڑا رہنا پڑتا تھا وہ رفع ہو جائینگی۔ لیکن ایسا نہیں ہوا بلکہ وہ دقتیں بدستور قائم ہیں۔ بلکہ جدید تکلیف یہ اور بڑھ گئی ہے کہ پھاٹک کے دور ہو جانے کی وجہ سے اکثر نماز کے اوقات میں تقریباً ایک فرلانگ کی مسافت طے کرکے مسجد تک آنا ہوتا ہے۔ اور سب سے بڑی زحمت یہ لاحق ہو گئی ہے کہ سندیلہ۔ ہردوئی وغیرہ جانے آنے کے لئے ریلوے مسافروں کو خصوصاً پردہ نشین عورتوں اور مریضوں کو دوسری جانب اسٹیشن پر جانے آنے کے لئے تقریباً تین فرلانگ کا چکر کرنا پڑتا ہے۔ پُرانا پھاٹک نکال کر اب وہاں تار لگا دیا گیا ہے۔ کاش وہ قائم رکھا جاتا تاکہ مریضوں اور پردہ نشین عورتوں کو اسٹیشن پر آنے جانے میں آرام ملتا۔

آبادی کی طرف ریلوے کمپاؤنڈ میں داخل ہونے کے لئے پھاٹک تو لگا دیا گیا ہے لیکن ابھی تک پختہ سڑک ریلوے نے کمپاؤنڈ کے اندر تک نہیں بنوائی ہے جسکی وجہ سے کمپاؤنڈ میں داخل ہونے کے لئے سواریوں کو بڑی تکلیف ہوتی ہے۔ اور سواریوں کے پلٹ جانیکا اندیشہ رہتا ہے۔ کیونکہ خام راستہ ہونے کی وجہ سے بڑے گہرے گہرے گڑھے ہو گئے ہیں۔ ہمکو پبلک کی جانب سے برابر شکایات موصول ہو رہی ہیں۔ لہذا ہم بزور الفاظ حکام ان ریلوے کو مذکورہ العدر تکالیف کو جلد از جلد رفع کرنیکی جانب توجہ دلاتے ہیں۔ کیونکہ برسات کے ایام میں اور بھی تکالیف کا سامنا ہو رہا ہے۔

نیا اقدام:۔ اکثر ناظرین کے اصرار سے آج ہم ایک صفحہ ہندستانی ممالک اسلامیہ کے خبروں کا اضافہ کر رہے ہیں۔ گو ہمارے لئے خبروں کے انتخاب کا کام بڑھ گیا ہے۔ لیکن ہمکو تو ہر حال میں اپنے معاونین کرام کی خوشی و دلچسپی مدنظر ہے۔ دیکھنا ہے کہ اب اخبار کی دلچسپی کہانتک بڑھتی ہے۔ اور ہمکو اہل وطن سے ترقی اشاعت میں کسقدر امداد حاصل ہوتی ہے۔ جو اخبار کی بقا کا واحد ذریعہ ہے۔ کیونکہ اخبار کو نہ تو اشتہار مل سکتے ہیں اور نہ کوئی دوسرا ذریعہ آمدنی ممکن ہے۔ لے دیکے چندہ اخبار ہی پر مدار ہے۔ بہر حال بیرونجات کی خبروں کے انتخاب کے متعلق اگر ہمارے معاونین میں سے کچھ لوگ ہماری امداد کریں تو

دنیا کی خبریں

ممالک اسلامی:۔

فلسطین میں بدستور دہشت انگیزی جاری ہے۔ تل عفیف اور قرب و جوار کے یہودیوں نے گاؤں میں عربوں پر قاتلانہ حملے کئے۔ یہودیوں کی طرف سے ناجائز داخلہ کی کوشش جاری ہے۔

پلسٹائن پوسٹ (یہودیوں کا اخبار) راوی ہے کہ فلسطین کے یہودی قرطاس ابیض کی اشاعت کے بعد سے دو گروہوں میں منقسم ہو گئے ہیں ایک گروہ جو سختی کے ساتھ صیہونی ذہنیت پر قائم ہے اور دوسرا گروہ جو روز بروز زور پکڑتا جاتا ہے برطانیہ سے مایوس ہو کر عربوں سے تعاون پر آمادہ ہے کیونکہ وہ عربوں سے میل رکھنے میں اپنے فوائد سمجھتا ہے۔

شام کی حالت بدستور ناقابل اطمینان ہے۔ جریدہ جمہوریت کا خیال ہے کہ حکومت فرانس نے شام میں بادشاہت کے قیام کا خیال ترک کر دیا ہے۔ غالباً شام کو ۳ صوبوں میں تقسیم کرکے علیحدہ علیحدہ پارلیمنٹیں قائم ہونگی۔

مصری خاتون سیدہ حدیٰ خانم، صدر انجمن خواتین، نے چین کے ان بچوں کے لئے جو جنگ میں یتیم ہو گئے ہیں۔ ایکسو پاؤنڈ مصری بنک کی معرفت جنرل چیانگ کائی شیک کے نام ارسال کئے ہیں۔ جس کے لئے جنرل موصوف نے شکریہ ادا کیا ہے۔

جامعہ ازہر سے دو طالبعلم اس بنا پر خارج کر دیئے گئے کہ انکا تعلق جماعت احمدیہ سے تھا۔

حکومت مصر نے بازاری عورتوں کو ملک بدر کرنے اور قحبہ خانوں کو بند کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ پارلیمنٹ میں قحبہ خانوں کے امتناع کا مسودہ قانون عنقریب پیش کیا جائیگا۔

وزیر خارجہ مصر کے سوال پر سفارتخانہ جاپان نے حکومت مصریہ کو مطلع کیا ہے کہ حدود جاپان میں بدھ و عیسائی مذاہب کے ساتھ مذہب اسلام کو بھی تسلیم کر لیا ہے۔ اور جو حقوق بدھ و عیسائیت کو حاصل ہونگے وہی مذہب اسلام کو بھی حاصل ہونگے۔

ترکی حکومت نے ۱۰ سال سے زائد عمر کے طلبہ و طالبات کے لئے فوجی

(بقیہ صفحہ ۶ کالم پر ملاحظہ ہو)

* نہ صرف آسانی ہو جائیگی بلکہ تنہا ہمپر کام کا بار کم ہو جائیگا۔ اور ہم اپنے معاونین کے بدل مشکور ہونگے۔

جذبات کا خون

(منشی رفیق احمد صاحب علوی)

ہندوستانی رسم و رواج کے مطابق دلنواز کی شادی اُس وقت ہوئی جب اُس نے اپنی عمر کی صرف چودہ ہی منزلیں طے کی تھیں لیکن اس صغر سنی میں بھی وہ محبت کے نشیب فراز سے خوب واقف ہو چکی تھی اس کو اپنے بچپن کے ساتھی اور خالہ زاد بھائی انور سے بے حد محبت تھی اور یہ محبت عشق کے درجہ تک پہنچ چکی تھی شادی سے قبل اسکی یہ حالت تھی کہ جب تک انور اس کے ساتھ دسترخوان پر نہ ہوتا وہ کھانا نہ کھاتی۔ اس کا خیال تھا کہ اسکی شادی انور کے ساتھ ضرور ہوگی اور انور بھی اُس کو اپنی رفیقہ حیات بنانے کا مصمم ارادہ کر چکا تھا۔ لیکن دونوں کے رنج و غم کی کوئی انتہا نہ رہی جب محلہ کے ایک ڈاکٹر نے جنکی عمر دلنواز کی عمر سے تقریباً دگنی ہوگی اپنی شادی کا پیغام بھیجا۔ اس پیغام نے دونوں کے محبت بھرے دلوں کو مجروح کر دیا۔ دونوں سماج کی آہنی زنجیروں میں جکڑے ہوئے تھے۔ دونوں میں کوئی اپنی خواہش اپنے والدین پر ظاہر نہ کر سکتے تھے۔ اگر ایک کو رسوائی کا ڈر تھا تو دوسرے کو انگشت نمائی کا خوف۔

لیکن دلنواز ابھی بالکل مایوس نہ ہوئی تھی اس کا عقیدہ تھا کہ اسکی ماں جو انور سے محبت کو در پردہ جانتی تھی ڈاکٹر کے یہاں اُسکی شادی ہرگز نہ کرے گی۔ ماں بھی اپنی بچی کی بے حد قدر کرتی تھی اس لئے اُس نے شادی سے قبل چند شرطیں بھی پیش کیں لیکن ڈاکٹر صاحب شادی کے پیچھے کچھ ایسے دیوانے ہو رہے تھے کہ اس کی ہر شرط کو پورا کرنے کیلئے تیار ہو گئے۔

مجبور ہو کر دلنواز کی طرف سے ڈاکٹر کی خاندانی وجاہت کا خیال کرتے ہوئے شادی کی تاریخ مقرر ہو گئی۔ یہ خبر سن کر بدنصیب دلنواز کے ہاتھوں کے طوطے اڑ گئے۔ زبان سے کچھ نہ کہا لیکن آنکھیں کیفیت دلی کی ترجمانی کرنے لگیں۔ اب وہ کر بھی کیا سکتی تھی زبان کھولنے کا یارا نہ تھا۔ اگر کہتی بھی تو کس سے نہ کوئی مونس تھا نہ غمخوار۔ ناچار اپنے جذبات پر احتیاط کے پہرے بٹھا دیئے۔ شادی کے انتظامات شروع ہو گئے۔

اگر کسی کا دلی کام قابل ستائش تھا تو وہی غم نصیب انور کا جس نے اپنے انتہائی ملال کے باوجود شادی کے انتظامات میں نہایت خندہ پیشانی سے حصہ لیا اور عشق کی لاج رکھ لی۔

آخر کار وہ منحوس دن بھی آ پہونچا جب دلنواز کی پالکی انور کی حسرتوں اور تمناؤں کا خون کرتی ہوئی گھر سے باہر نکلی۔ اور ہجران نصیب دلنواز ڈاکٹر کی مردہ خواہشات کی قربانگاہ پر بھینٹ چڑھا دی گئی۔ تو انور اپنے جذبات کو قابو میں رکھتے ہوئے دل پکڑ کر بیٹھ گیا . . . . . .

اس کی دنیا اجڑ گئی۔ وہ اپنی محبوبہ کی جدائی برداشت نہ کر سکا۔ اپنی اور اپنی محبوبہ کی شرافت کا پاس لحاظ کرتے ہوئے انور نے یہی مناسب سمجھا کہ وہ شہر چھوڑ کر چلا جائے۔ لہذا اس نے ایسا ہی کیا ایک بار الوداعی نگاہ دلنواز کی پالکی پر ڈالی اور اپنے گرد و پیش کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھا اور رخصتی سلام کر کے چلدیا۔ پھر انور کی کوئی خبر نہ ملی اور نہ دلنواز کا حال معلوم ہوا کہ اُس نے کیا اثر لیا۔

طبی اقوال

جسمانی کام کرنیوالیکو زیادہ اور دماغی کام کرنیوالیکو نفیس غذا کھانی چاہئے مجرب ٭

آبادی کے محلے ملک الموت کے کیمپ ہیں ٭

زیادہ سیاہ بالوں والے کی نسبت ہلکے رنگ کے بالوں والے آدمی کم بیمار ہوتے ہیں ٭

شکر مکھن خشخاش اور مغز بادام ملا کر کھانے سے بدن موٹا ہوتا ہے ٭

ہر روز ایک گھنٹہ ٹھنڈے پانی میں پاؤں رکھے جائیں اور گرم غذا کھانے سے پرہیز کیا جائے تو چند روز میں آنکھوں کی روشنی بڑھ جائے گی ٭

لہسن کی ایک پوتھی دودھ میں گھوٹکر مار گزیدہ کو پلانے سے چالیس منٹ میں آرام ہو جاتا ہے

دسمبر سے مارچ تک دماغ کی طاقت سال کے باقی حصہ کی نسبت بہت زیادہ بڑھی ہوئی ہوتی ہے

اگست اور ستمبر دماغ کیلئے بدترین مہینے ہیں

ذیل۔ انڈے پنیر۔ آلو۔ مکھن۔ بالائی پکے پھل اور تازہ سبزی کھانے سے جسم طاقتور ہوتا ہے

نمک اور گرم پانی ملا کر غرغرے کرنے سے دانت اور مسوڑھے صاف اور مضبوط ہوتے ہیں

ہاتھ وغیرہ آگ سے جل جائے تو چونے کا پانی اور السی کا تیل ہموزن لیکر خوب ہلائیں جب یکجان ہو جائیں تو جلی ہوئی جگہ پر لگا کر اوپر روئی رکھدیں آرام ہو جائے گا ٭

کافور اور روغن گل کسی کھلے منہ کی شیشی میں ڈالکر سونگھنے سے درد و عصابی یعنی چھوٹا درد دور ہو جاتا ہے

شیر خوار بچوں کو کھٹائی کبھی نہ کھلائیں اس سے دودھ ہضم نہ ہوکر فاسد ہو جاتا ہے ٭

حاملہ عورت کو نفت اور خطمی کا استعمال نہ کرنا چاہئے ٭

کافور اور روغن ناریل ملا کر بدن پر ملنے سے کھجلی دور ہو جاتی ہے

بیش بہا موتی

از حسن آرا صاحبہ عباسی از فتح آباد

بنت اظہر علی صاحب عباسی آزاد فنشنر تحصیلدار کاکوروی

لکھنؤ کا ایک خانہ باغ - ٹی پارٹی کا سامان

چند لڑکیاں گلاب کی روش میں گھومتی دکھائی دیتی ہیں یکایک ایک لڑکی پھول توڑکر دوسری پر پھینک مارتی ہے - پھولوں کی مار اور چیخ پکار شروع ہو جاتی ہے - خوب شور مچتا ہے - آدھ گھنٹہ بعد سب تھک کر ایک طرف لمبی لمبی گھاس پر بیٹھ جاتی ہیں اور یوں گفتگو ہوتی ہے

شکیلہ - (صاحب خانہ) راج ! میں بیمار تھی اسیوجہ سے سکول نہیں گئی - گرچھٹیاں کتنے دن کی ہیں ؟

راج - ۱۹ ستمبر کی ایک اتوار کی -

کانتا - پرنسپل مس روز کی بہن کی شادی ہے دو چھٹیاں اسکی ہیں -

سوشیلا - خوب ! سات دن کی چھٹی - کل اتوار ہے -

بانو - یہ دن ضرور کلب میں گزارنا چاہئے - ذرا دلچسپی رہے گی -

شکیلہ - اور پھر مونیکا اور سرلا کی ٹیم میں کل میچ بھی ہے -

کانتا - میچ میں جیتنے والی ٹیم کو سنہرا کپ انعام ملیگا -

راج - لیکن یہ تو واضح امر ہے کہ مونیکا کی پارٹی جیت جائیگی - پچھلی بار شکنتلا کی پارٹی کو بھی اسی نے ہرایا - شکنتلا کی ٹیم کا ٹراذ ور مند ہوا تھا

سوشیلا - (جواب تک خاموش تھی بول اٹھی) ہماری بات مانو تو میچ میں کیا رکھا ہے - کہیں سیر کرنے چلیں -

کانتا - ہاں - چلیں تو مگر کس جگہ -

راج - میں اپنی طرف سے سب کو پک نک پارٹی دیتی ہوں چلو - کل گومتی کی سیر کو چلیں - شانتی اور کماری کو بھی دعوت کر دینگے

کانتا - ہاں یہ ٹھیک ہے - میچ میں کیا دھرا ہے - گومتی کی سیر اور سبزے کی بہار میں لطف بھی آئے گا -

بانو - گر قیصر باغ تو گومتی سے قریب ہے - راج جلدی پہونچ سکتی ہیں ہم لوگ کیسے پہنچیں گے - دوپہر ہو جائیگی -

شکیلہ - کانتا کا موٹر کار کس دن کام آئیگا -

کانتا - بھئی ڈرائیور مرد نہیں ہونا چاہئے -

راج - موٹر میں چلاؤنگی -

خادمہ - (حاضر ہوکر) حضور - چائے تیار ہے -

شکیلہ - (گھڑی دیکھکر) اوہ - باتوں میں کتنی دیر ہوگئی - چلو چائے پئیں - پانچ بج رہے ہیں -

خانہ باغ کے ایک حصہ میں میز کرسیاں لگی ہیں یہاں پر گھنے درختوں کا سایہ ہے - آفتاب کی آخری اور سنہری شعاعیں چھن چھن کر آرہی ہیں مگر چونکہ مارچ کا مہینہ ہے - اس لئے چنداں ناگوار بھی نہیں معلوم ہوتیں ہیں - سب چائے پینے میں مشغول ہو جاتی ہیں - باتوں کا سلسلہ جاری ہے - چائے ختم ہوگئی اب گومتی جانیکی متعلق باتیں ہو رہی ہیں -

شکیلہ - کانتا - راج کا اور تمہارا مکان تو قریب ہی قریب ہے - وہ تو آہی جائیں گی - مگر موٹر صبح سویرے آنا چاہئے - ورنہ جاتے جاتے دوپہر - ہو جائیگی -

کانتا - پانچ بجے سے ساڑھے پانچ بجے تک سب لوگ گومتی پہونچ جائیں گے - میں بہت جلدی آؤنگی - اب شام ہو جاتی ہے اور اندھیرا چھانے لگتا ہے -

راج - شکیلہ ٹی پارٹی کا شکریہ - اب رات بہت آگئی ہے - میں رخصت ہوتی ہوں -

شکیلہ - اتنی جلدی ! ذرا ٹھہرو سب کے ساتھ جانا - سب یکزبان ہوکر - کافی دیر ہوگئی ہے - شکیلہ اب اجازت دو - سب ہاتھ ملاکر رخصت ہو جاتی ہیں -

صبح کا وقت

قیصر باغ کے سامنے والی سڑک پر موٹر جارہا ہے - یکایک ایک اکہ سامنے سے آتا ہے - راج موٹر ڈرائیو کر رہی ہے - راج اکہ کو دیکھتے ہی موٹر موڑنے کی کوشش کرتی ہے - مگر ٹکر لگ جاتی ہے - راج آہستگی سے موٹر کو کنارے پر لاتی ہے - موٹر رکتا ہے - لڑکیاں اتر پڑتی ہیں - اکہ کے بم چور چور ہوگئے ہیں - گھوڑا مرچکا ہے - اکہ الٹا ہوا ہے - سوار سنگریلی زمین پر گر پڑے ہیں - دہشت سے بیہوش ہیں بڑھیا کو صرف خراشیں آگئیں ہیں - مگر نوجوان کے دماغ پر معمولی سا اثر ہوا ہے -

ہاتھ میں موچ آگئی ہے۔ لڑکیاں دم بخود ہو کر زیادہ دیر تک ایک دوسرے کا منہ تکتی رہتی ہیں۔ اور پھر سلسلہ گفتگو شروع ہوتا ہے۔

راج۔ بکرہ والا نو آموز معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ جب میں نے موٹر کو بائیں طرف موڑنا چاہا تو وہ اپنے دائیں پر آگیا۔

کانتا۔ گر سواروں کو معمولی چوٹیں آئی ہیں۔ جلد اچھے ہو جائیں گے۔

بانو۔ سیر میں کیا مزا رہا۔ چلو انھیں اسپتال لے چلیں۔ سب کوشش کرکے نوجوان اور بڑھیا کو پچھلی سیٹ پر لٹا دیتی ہیں۔

راج۔ کانتا تم موٹر کی کرسیاں نکال لو۔ تاکہ بیٹھ تو سکیں۔ کار میڈیکل کالج کی طرف روانہ ہوتا ہے۔

میڈیکل کالج میں۔ بڑھیا اور نوجوان کی طبیعت رو بصحت ہے۔ لڑکیوں نے بہترین علاج کا انتظام کرایا ہے ہر وقت نرسیں موجود رہتی ہیں۔ لڑکیاں دن میں کئی کئی مرتبہ آکر دیکھ جاتی ہیں۔

بڑھیا اور نوجوان صحت پاتے ہیں۔ لڑکیاں ان سے معافی مانگتی اور گھر جانے اور نیا گھوڑا خریدنے کے لئے ایک رقم نذر کرتی ہیں۔ اب پھر پکنک پارٹی کی ٹھہرتی ہے۔

بانو۔ اب کی بیڈمنٹن سٹ بھی لے چلیں گے گومتی کے کنارے کھیلنے میں بڑا لطف آئے گا۔

راج۔ میں اپنا کیمرہ لاؤں گی تم لوگوں کی تصویریں کھینچ لوں گی لڑکیاں دوسرے دن تیار رہنے کا وعدہ کرتی ہوئی رخصت ہوتی ہیں۔

گومتی کا کنارہ

لڑکیاں بیڈمنٹن کھیل رہی ہیں۔ ٹھنڈی ہوا کے جھونکے آرہے ہیں کچھ دیر بعد تھک کر بیٹھ جاتی ہیں اور کچھ پھل کھاتی ہیں۔ راج فوٹو کھینچ لیتی ہے۔ گومتی میں ایک بہت پرانا گرنہ رہتا ہے۔ وہ ایک مچھلی پر حملہ کرتا ہے۔ مچھلی مخالف ہو کر تڑپتی ہے۔ اور باہر آرہی ہے۔ مچھلی بہت بڑی ہے۔ سب لڑکیاں بلیوں اور ڈنڈوں سے شکار کر لیتی ہیں۔ گھر لاکر صاف کرواتی ہیں۔ مچھلی کے پیٹ سے ایک بڑا گول چمکدار۔ بھاری یاقوتی رنگ کا خوبصورت موتی نکلتا ہے۔ (بقیہ صفحہ ۲ کالم ۲ پر ملاحظہ ہو)

(بقیہ صفحہ ۲ کالم ۲ ملاحظہ ہو)

تربیت لازمی کردی ہے۔ روس کے وزیر جنگ کو ہزاروں کی تعداد میں گیس پروف نقابیں تقسیم کی گئی ہیں اور انکا استعمال انکو باقاعدہ سکھایا جارہا ہے۔ اور نشانہ بازی کی بھی تعلیم دیجارہی ہے۔

حکومت فرانس نے بندرگاہ اسکندرونہ سے متعلق ترکی حکومت کا مطالبہ منظور کرلیا ہے۔ اور بندرگاہ مذکور جلد ترکوں کو ملجائے گا۔ جہاں ترکی حربی وبحری مرکز قائم کیا جائے گا۔

اطلاع راوی ہے کہ روس کے وکیل خارجہ انگورہ تشریف لیگئے ہیں۔

فرانسیسی جنرل بھی طہران سے واپس ہوتے ہوئے انگورہ پہونچے ہیں۔

حکومت ترکیہ رومانیہ، یوگوسلافیہ اور بلغاریہ سے آنیوالے ایک لاکھ ترک مہاجرین کے قیام پر غور کررہی ہے۔ فی الحال طولا کی چھاؤنی میں، عارضی طور پر مہاجرین کو ٹھہرایا جائیگا۔

ہندوستان :-

لکھنؤ میں تبرا ایجی ٹیشن کا سلسلہ ابھی تک جاری ہے۔ بظاہر کوئی امید مصالحت ہونے کی نہیں معلوم ہوتی ہے۔ گرفتاریاں ہو رہی ہیں۔ مسلمانوں کی جہالت کا ایک بڑا ڈرامہ ہو رہا ہے۔ کیمبل پور کے ضلع میں مسلم لیگ کے ماتحت اس وقت ۹ پرائمری لیگیں کام کررہی ہیں۔ صدر ڈسٹرکٹ لیگ نے خود دورہ کرکے سیکڑوں دیہاتی مسلمانوں کو لیگ کا ممبر بنایا ہے اور دو سو سے زائد رضاکار مسلم نیشنل گارڈ میں شامل ہو چکے ہیں جنکو روزانہ نصف گھنٹہ پریڈ کرنا ضروری ہے۔ پنجاب کے قیام کے زمانہ میں بابو سوباش چندر بوس کے جیب سے دو سو روپیہ کے نوٹ نکل گئے۔

کانپور میں ایک ہندو کو مسلمان سمجھ کر ہندوؤں نے قتل کردیا تھا۔ گذشتہ ہنگامے کے اثرات ابھی کچھ باقی ہیں۔

معلوم ہوا ہے کہ ریاست حیدرآباد میں آریہ سماجیوں کو مکمل مذہبی آزادی حاصل ہے۔ اس کے مقابلہ میں ہندو ریاستوں میں آریہ سماجکی کمزوری قوت کا ثبوت ملتا ہے سنٹرل انڈیا کے علاقہ بندیلکھنڈ کی کسی ریاست میں آریہ سماج کا نام ونشان بھی نہیں سُنا جاتا۔

مولوی ہمہ وقت مسلمانوں میں پھوٹ ڈالنے کی کوشش کرتے ہیں۔

(بقیہ صفحہ ۸ کالم ۲ پر ملاحظہ ہو)

وطن کی خبریں

نوٹ :- اعزہ احباب اور جملہ اہل وطن سے جو باہر ہیں یا وطن میں گزارش ہے کہ اپنے یا کسی قابل اندراج خبریں اور اطلاعات دفتر میں ارسال کر کے مشکور کرتے رہا کریں (اڈیٹر)

موسم :- آجکل شدید گرمی پڑ رہی ہے اور حبس بھی رہتا ہے ۔ دن میں دھوپ سخت ہوتی ہے ۔ اس عشرہ میں صرف ایکدن پانی برسا ۔ فضا میں گھرے بادل آتے ہیں اور گزر جاتے ہیں ۔ امساک باران سے فصل کو نقصان پہونچنے کا اندیشہ کیا جا رہا ہے ۔ قرب وجوار میں بارش ہونے کی اطلاعات آتی رہتی ہیں اور یہی وجہ ہے کہ ہوا میں خنکی ہے ۔

آب وہوا :- بہت خراب ہے ۔ وبائی امراض کا زور ہے ۔ ہیضہ میں بکثرت لوگ مبتلا ہو رہے ہیں ۔ اور کچھ موتیں بھی ہوئیں ۔ ملیریا بخار کی شکایت بھی سنی جاتی ہے ۔ باری تعالیٰ رحم فرمائے ۔ اور سب کو محفوظ و مامون رکھے ۔

ٹاؤن ایریا کی جانب سے عام طور پر ٹیکا لگانے اور کنوؤں میں دوا ڈالنے و صفائی وغیرہ کے انتظامات کر دیئے گئے ہیں ۔ ٹاؤن ایریا اسٹاف ڈاکٹر سید محمد ہاشم کے ساتھ تقریباً دن بھر مصروف رہتا ہے ۔ ڈاکٹر صاحب موصوف اطلاع ملنے پر فوراً مریض کو دیکھنے پہونچتے ہیں ۔ بھنگی وغیرہ کو صفائی اور تیمار داروں کو دوا دینے کی ہدایت کرتے ہیں ۔

۲۹ جون لغایت ۱۲ جولائی ۵۵ واقعات ہیضہ سے ہوئے جنکی تفصیل محلہ وار درج ہے :-

نام محلہ	مبتلا	صحتیاب	فوت	زیر علاج
۱ - احاطہ کرامت اللہ خاں	۳	۱	۲	×
۲ - احاطہ غلام صفدر خاں	۲	×	۱	۱
۳ - اچھیائی سرائے	۲	۱	۱	۰
۴ - بستی رام گڑھ	۴	۲	-	۱
۵ - جنجری روضہ	۱	۱	۰	۰
۶ - ولی نگر	۱	۱	۰	۰
۷ - قاضی گڑھی	۶	۲	۱	۴
۸ - مرزا محلہ	۲	×	۱	۱
۹ - شیخ سعدی محلہ	۱۲	۵	۴	۳
۱۰ - گڑھ	۷	۲	۱	۴
۱۱ - چودہری محلہ	۴	۱	۲	۱
۱۲ - راجہ رام ٹولہ	۴	۱	۰	۳
۱۳ - احاطہ غلام جیلانی	۱	۰	۰	۱
۱۴ - کوٹھی تلہ	۱	۱	۰	۳
۱۵ - کانشتہ محلہ	۱	۰	۰	۱
۱۶ - ٹنگوا	۱	۰	۰	۱
۱۷ - پٹھان گڑھی	۱	۰	۰	۱
۱۸ - احاطہ جعفر نواب صاحب	۲	۰	۰	۲
میزان	۵۵	۱۰	۱۳	۲۵

صحت وتندرستی :- (۱) شیخ حیدر حسین عباسی کی طبیعت بمقابلہ پہلے کے چاق ضرور ہے لیکن ابھی تک صحت اپنی اصلی حالت پر نہیں آئی ہے کبھی کبھی کوئی شکایت بخار اسہال کی ہو جاتی ہے ۔ علاج برابر جاری ہے ۔ فی الحال اور رخصت منگائی ہے تاکہ علاج سے بالکل ازالہ مرض ہو جائے باری تعالےٰ عزیز مذکور کو جلد بالکل صحیح وتندرست فرمائے ۔

(۲) گذشتہ ماہ میں والدہ مولوی خلیل احمد عباسی کو بخار آگیا تھا اور قلبی درد بھی ہو گیا تھا اب بفضلہ اچھی ہیں لیکن ابھی اضمحلال اور ضعف ہے ڈاکٹر صاحب کا مجوزہ نسخہ ابھی استعمال میں ہے خداوند کریم صحت کاملہ عطا فرمائے ۔

(۳) معلوم ہوا ہے کہ حاجی محمد حسن علوی کا ۱۰ سالہ بچہ ہائڈروسیل میں مبتلا ہو گیا تھا کیپٹن حکیم احمد علوی، سول سرجن، اوناؤ نے آپریشن کر کے پانی نکالدیا ۔ زخم مندمل ہو گیا ہے اور بچہ اچھا ہے ۔

(۴) تار کی ایک اطلاع سے معلوم ہوا تھا کہ مولوی شفیق احمد عباسی کو معدہ کی شکایات ہو گئی تھیں جن کی وجہ سے اکثر تکلیف تھی اب معلوم ہوا ہے کہ یونانی علاج سے فائدہ ہو رہا ہے ۔ اللہ تعالیٰ جلد ازالہ مرض فرما کر مطمئن فرمائے

(۵) قاضی راشد علیخان عباسی ۔ بی ۔ اے ۔ کی پی رسپانسی مشہور ہے پہلے کے مقابلہ میں اب بفضلہ چاق ہے اور ضعف و اضمحلال میں بھی کمی ہے ۔ وزن میں

بھی کچھ اضافہ ہوا ہے، سینہ کا بلغم بھی صاف معلوم ہوتا ہے، لیکن حرارت ابھی دفع نہیں ہوئی ہے، ۹۹ تک ٹمپریچر برابر رہتا ہے اور بعض دن اس سے بھی کچھ زیادہ بڑھ جاتا ہے اللہ جل شانہ، بچی کی حرارت کو بھی جلد دفع فرما کر بالکل صحیح و تندرست فرمائے۔

علالتیں (۱):۔ مولوی تمین الدین سلمہ جو بنگلور اور وہاں سے مدراس آنکھوں کے علاج کے لئے گئے تھے ناکام واپس آئے دونوں جگہ ڈاکٹروں نے آنکھیں ناقابل قدح بتلائیں۔ عزیز مذکور کی اس کم عمری میں آنکھوں سے معذوری بہت تکلیف دہ ہے خداوند کریم عزیز مذکور کے نوجوانی پر رحم فرمائے اور دست غیب سے کوئی صورت آنکھوں میں بینائی پیدا ہونے کی کر دے جیسا کہ ایک میراثن کی آنکھوں میں عرصہ کے بعد از خود بینائی پیدا ہو گئی۔

(۲) مولوی سلطان یار علوی (دولی نگر) کی چھوٹی بچی کے متعلق معلوم ہوا کہ بخار میں مبتلا ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ جلد صحت کلی عطا فرمائے۔

(۳) الحاج منشی امیر احمد صاحب علوی کے شانہ میں عرصہ سے معمولی درد تھا۔ اس طرف تکلیف بڑھ گئی تھی اور کئی دن بہت مضمحل رہے۔ درد ابھی بالکل رفع نہیں ہوا ہے ہاتھ اٹھانے میں اب بھی تکلیف ہوتی ہے۔ خداوند کریم موصوف کی یہ شکایت جلد بالکلیہ دفع فرما کر مطمئن کرے

(۴) اہلیہ بابو کنھیا لعل (محلہ کاشتھان) کے مرض ہیضہ میں مبتلا ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ باری تعالیٰ رحم فرمائے اور مریضہ کو صحت عطا فرمائے۔

(۵) جناب شیخ فخر الحسن صاحب کے پیر کی تکلیف ابھی تک پورے طور پر رفع نہیں ہوئی ہے۔ آماس بھی ہے اور درد بھی رہتا ہے۔ البتہ پہلے کے مقابلہ میں اسقدر خفت ہے کہ کچھ چل پھر لیتے ہیں۔ زیادہ پیدل چلنا ابھی تک دشوار ہے۔ خداوند کریم جناب موصوف کے پیر کی تکلیف جلد دفع فرمائے۔

اورنگ آباد کی اطلاعات:۔ (۱) کرم علی عباسی عرف قطب میاں اطلاع دیتے ہیں کہ:۔

(۱) میر غلام حسن علی عباسی کو ہیضہ کی شکایت ہو گئی تھی۔ اب افاقہ ہے۔ خدا کرے اس درمیان میں شکایت دفع ہو گئی ہو۔

(۲) امین الدین سلمہ کے کرل نکل آئے تھے اور بخار بھی آ گیا تھا اب اچھے ہیں۔

(۳) سردار علی عرف انجم کے بھی کرل نکلے ہیں۔ خدا کرے اس عرصہ میں تکلیف رفع ہو گئی ہو۔

(۴) کرم علی عرف قطب کے بھی کرل نکل آئے تھے اب شکایت رفع ہو گئی ہے۔

حادثات:۔ (۱) ۱۰ جولائی ۱۹۳۹ء بوقت سہ پہر اہلیہ چودھری عزیز الدین (چودھری محلہ) نے بعارضہ ہیضہ دو روز علیل رہ کر انتقال کیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ نے کم عمر ۴ لڑکے اور ایک ۱۱ ماہ بچی اپنی یادگار چھوڑے اللہ تعالیٰ مرحومہ کو غریق رحمت کرے اور چودھری عزیز الدین کو صبر جمیل کی توفیق عطا ہو۔ سنا ہے کہ مرحومہ بہت نیک اور منتظم خاتون تھیں۔

(۲) معلوم ہوا کہ کانپور میں رتھ جاترا کے جلوس میں گذشتہ ۱۹ جون ۱۹۳۹ء کو پولیس نے جو فائرنگ کی تھی اس میں مسمی حسین بخش (احاطہ غلام جیلانی) جو کانپور میں مستری تھا مارا گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ ہم کو اس حادثہ میں مرحوم کے اعزہ سے دلی ہمدردی ہے۔ خداوند کریم مرحوم کی بخشائش فرمائے۔ اور اعزہ کو صبر جمیل عطا کرے۔

(بقیہ صفحہ ۲ کالم ۲ ملاحظہ ہو)

چنانچہ احرار پولیٹیکل کانفرنس بمقام سکھر (سندھ) میں عطاء اللہ شاہ بخاری نے منجملہ اور باتوں کے مسلم لیگ پر جو مسلمانوں کی تنظیم کر رہی ہے بہت زیادہ اعتراضات کئے۔

اخوت اسلامیہ کے وفد کے صدر جاوید یوسف آفندی نے لکھنؤ میں ترکوں کی اسلامی دشمنی کے افسانوں پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اتاترک مرحوم نے ترکوں کی ایک نہایت مضبوط جمہوری حکومت قائم کر دی ہے۔ ملاؤں کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ ترکی کے مولوی ترکوں کو تباہ کرنے اور ان کی سیاسی فراست مٹانے کے درپے ہیں۔ (یہی حال مولویوں کا ہر جگہ ہے۔ خصوصاً ہندوستانی مسلمانوں کو تباہی کے کنارہ پہونچا دینے کی ہر امکانی کوشش کر رہے ہیں۔ ایڈیٹر)

صوبہ سرحد میں احراری (جو ہر طرح پر مسلمانوں کی تباہی و بربادی کا سامان کر رہے ہیں) خاکسار جماعت سے (جو نہایت منظم اور بے شر جماعت ہے) متصادم ہو رہے ہیں جس کی وجہ سے حکومت صوبہ سرحد کو غیر معمولی دقت محسوس ہو رہی ہے۔

یونائٹڈ انڈیا برقی پریس لکھنؤ میں باہتمام سید توسل حسین چھپوا کر دفتر کاکوری اخبار مولوی محلہ (ڈال می) کاکوری سے سید محمد شبیر الدین نے شائع کیا۔